سوال

(635) پوتے کا حق وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پوتے کا حق وراثت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پوتے کو دادا کی جائداد کا مستحق قرار دینے کا سوال آجکل خاصہ زور پکڑ گیا ہے۔ بعض لوگوں پر تو یہ خیال اتنا مستولی ہوگیا ہے کہ وہ اسے قانونی شکل دینے کے درپے ہیں۔

صورت مسئولہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص انتقال کرجائے۔ جس کا مثلاً ایک لڑکا موجود ہے۔ اور ایسا پوتا بھی موجود ہے۔ جس کا باپ متوفی کی زندگی میں وفات پاچکا ہے۔ وکیا یہ پوتا دادا کی جائداد کا مستحق وراثت ٹھرتا ہے؟

کتاب وسنت کی روشنی میں اس مسئلے پر غور کرنے والوں بلکہ پوری امت کا آج تک کا متفقہ فیصلہ یہ ہے۔ اور عقل سلیم بھی اسی کی موید ہے۔ کہ صورت مذکورہ میں اس پوتے کو دادا کی جائداد کا حق وراثت نہیں پہنچتا۔ اور متوفی کی جائداد کا مستحق وراثت اس کا بیٹا ہے۔ امت کے اس متفقہ فیصلے کی بنیاد صحیح بخاری کی وہ حدیث ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

الحقوق الفرائض باہلہا فما بقی فہولاولی رجل زکر

یعنی متوفی کی جائداد کے مقررہ حصے حصہ داروں کو دے جو بچ جائے۔ اس پران مردوں کا حق ہے۔ جو متوفی سے نسبتاً زیادہ قریب ہوں واضح رہے۔ کہ یہ فرمان نبوی ﷺ قرآن سے کوئی الگ شے نہیں۔ بلکہ اس کے بیان کردہ قانون ارث پر مبنی ہے۔ اور قرآن وحدیث نے اس امر کی وضاحت کردی۔ کے میت کی جائداد سے جو جو حصے جن جن کو پہنچتے ہیں۔ وہ ان میں ٹھیک مقدار پر بانٹ دینے ضروری ہیں۔ اور بقیہ جائداد کا مستحق وہ مرد ہوگا۔ جو متوفی سے زیادہ قریب ہو۔ متوفی سے زیادہ قریب کے لئے حامل قرآن ﷺ نے ''اولیٰ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔جسے اسلامی قانون میراث میں ''اقرب'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ متوفی سے جو زیادہ قریب ہوگا۔ وہی اس کی وراثت کا صحیح حقدار ہوگا۔ اس اصول کی روشنی میں امت کا اس پر بلا استثناء اجماع ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا شخص فوت ہوجائے۔ جس کے بیٹے بھی ہوں اور اس کا پوتا بھی جس کا باپ وفات پاچکا ہو۔ تو وہ اپنے دادا کی جائداد سے مستحق وراثت نہیں ہوگا۔ اور جائداد متوفی کے دیگر مستحق ورثاء میں تقسیم کردی جائے گی۔ اس لئے کہ میراث کی رو سے ایسا پوتا مستحق وراثت نہیں۔ بلکہ مستحق وراثت متوفی کی موجود صلبی اولاد ہے اس ضمن میں خاص طور پر قابل غور لفظ اولی یا اقرب ہے۔ جو اس مفہوم کو واضح کرتا ہے کہ متوفی کا وارث وہ شخص ہے۔ جو اس سے قریب تر ہو ظاہر

ہے کہ اس سے قریب تر پوتا نہیں۔ بلکہ بیٹا ہی ہوسکتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ پوتا اور دادا کا رشتہ براہ راست نہیں ہے۔ بلکہ درمیان میں بیٹے کا واسطہ حائل ہے۔ جو کہ اقرب ہے۔ اور اس درمیانی واسطے نے پوتے کو اولیٰ یا اقرب نہ رہنے دیا۔ جب صورت یہ ہوئی تو دادا کی وراثت کا پوتے کی نسبت صلبی بیٹا ہی حق دار ٹھہرا۔ اور اس کی جائداد کا اصل وارث قرار دیا۔ اور پوتا قرابت کے اس اصول کی روشنی میں خود بخود ہی محروم ہوگیا۔ یہاں یہ بات صاف ہوجانا ضروری ہے۔ کے علمائے امت نے بالاجماع اب تک جن چیزوں کو استدلال کا ماخذ اور احکام کی عمارت کا بنیادی پتھر قرار دیا ہے وہ یہ ہے۔ کتاب اللہ۔ سنت رسول اللہ ﷺ۔ اجماع۔ اور قیاس مجتہد

علماء کا طریق استدلال یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ کے بارے میں ان کو تحقیق کرنا ہو تو وہ اولاً کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اگر کتاب اللہ سے اس کی وضاحت نہ ہوتی ہو۔ تو سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹتے ہیں۔ اگر اس میں بھی ناکام رہیں تو اجماع امت کو دیکھتے ہیں۔ اگر اس میں بھی کامیاب نہ ہوں۔ تو قیاس مجتہد کو حجت تسلیم کرتے ہیں۔

یہ چار مراحل ہیں جنھیں استدلال کا سفر کرتے وقت عبور کرنا پڑتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا زیر بحث مسئلہ پوتے کی وراثت سے متعلق ان چاروں میں سے کسی میں یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسا پوتا دادا کی جائداد کا مستحق قرار پاتا ہے۔ ہرگز نہیں کتاب اللہ۔ سنت رسلو اللہ ﷺ اجماع امت۔ اور قیاس آپ ان چاروں کو کھنگال ڈالیے۔ ان کی مقررہ حدود میں بار بار اشہب فکر کو دوڑایئے۔ اور اپنی نظر عمیق کو وسیع سے وسیع تر کیجئے۔ مگر آپ یقین جانیئے کہ آپ کو ایسا پوتا محروالارث ہی نظر آئے گا۔ (الاعتصام 5 مارچ 1945ء)

قانون وراثت اور رواج

عرصہ سے ملک کی بہت سی مسلمان قوموں میں ایسے مقدمات وراثت کے متعلق عدالتوں میں پیش ہوتے رہے ہیں۔ جن میں سے فریقین میں سے ایک شرع شریف پیش کرتا ہے۔ تو دوسرا رواج رواج پیش کرنے والے عموماً وہ لوگ ہوتے ہیں جو لڑکیوں کو حصہ نہیں دیتے۔ خاص امرتسر میں بھی اس قسم کے مقدمات کثرت سے ہوتے ہیں۔ جن کا فیصلہ اس طرح ہوتا ہے کہ جن قوموں میں شریعت کے رواج کی ایک دو مثالیں مدعی پیش کرسکتا ہے۔ تو شریعت پر فیصلہ ہوجاتا ہے۔ اور جس قوم میں رواج کا ثبوت ہوتا ہے۔ رواج پر ہوجاتا ہے۔ اس سے عدالتوں میں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ اس کے فیصلے کےلیے عنقریب سرکاری کانفرنس بیٹھنے والی ہے۔ مسلمانوں کے امتحان کا موقع ہے کہ دنیائے دنی کو پسند کرتے ہیں یا ایمان قوی کو اگر انہوں نے صاف صاف لفظوں میں اظہار خیال کردیا۔ کہ ہم کو شریعت منظور ہے۔ تو دین اور دنیا دونوں بچ جایئں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کے امتحان کا موقع یہی قرار دیتا ہے۔ غور سے سنیئے۔ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥١ سورة النور

''مسلمانوں کو جب اللہ اور رسول ﷺ کی طرف فیصلہ کےلئے بلایا جائے۔ تو وہ بجز اس کے کچھ نہیں کہتے۔ کہ ہم نے سنا اور مانا بس یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔''

اس آیت نے فیصلہ کردیا ہے کہ جو لوگ اپنے نزاعات میں عموماً اور مسئلہ وراثت میں خصوصاً شریعت سے روگرداں ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے نزدیک ایمان سے خارج ہیں۔

ایسے لوجو مقدمات میں شریعت کے مقابلہ میں رواج کو ترجیح دیتے ہیں۔ پنجاب میں تو بہت کم ہیں۔ جمہور اہل اسلام برابر شریعت کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ اس لئے سرکاری کانفرنس سے ہمیں توقع رکھنی چاہیے۔ کہ وہ اس امر میں جمہور مسلمانوں کے جذبات کا خیال فرما کر گمراہ مسلمانوں کو راہ راست پر لانے کا قانون بنا دے گی۔ خدا کرے کہ ہماری آرزو پوری ہو۔ اور گورنمنٹ کے دل میں خدا کیطرف سے یہی ڈالا جائے کہ جدید قانون سے حسب الوعدۃ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ نہ پہنچے۔ (اہلحدیث 28 زی قعدہ 1333 ہجری مطابق 18 اکتوبر 1915ء)

پوتے کی وراثت میں مرزائی غلطی

مرزا صاحب اور ان کے اتباع قسم کھائے بیٹھے ہیں۔ کہ جائز و ناجائز ہر امر میں علماء اور فقہاء کی مخالفت کریں گے۔ قادیانی جماعت تو اس بارے میں اعلیٰ معراج پر ہے۔ لاہوری جماعت کے ارکان بھی اس امر میں ان سے کچھ کم نہیں لطف یہ ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے سے پہلے ہی علماء اور فقہاء پر جارحانہ حملے شروع کردیتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی ساری تفسیر میں یہی طرز عمل ملتا ہے اس جماعت کے دوسرے بڑے رکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں جو عربی میں ناکافی قابلیت رکھنے کے باوجود فقہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اور تفسیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سے اعلی ہونے کا زعم گمان رکھتے ہیں چنانچہ پیغام صلح مورخہ 8/اکتوبر میں یتیم پوتے کی وراثت کے متعلق آپ کا مضمون نکلا ہے جس کے الفاظ مع سرخی یہ ہیں۔

پوتے کی وراثت میں اجتہادی غلطی

ان مسائل میں سے جن میں بعض فقہاء کو غلطی لگی ہے پوتے کی وراثت کا بھی مسئلہ ہے ان کے نزدیک کسی شخص کے دادا کی زندگی میں اگر اس کا باپ مرجائے تو اس کی چچا کی موجود گی میں دادا کے ترکہ سے وہ پوتا محروم ہوجائے گا مثلاً زید کے دو بیٹے بکر اور عمر ہیں اگر عمر اپنے باپ کی زندگی میں مرجائے تو عمر کا بیٹا خالد اپنے دادا زید کے ترکہ سے محروم ہوجائے گا اور سارا ترکہ اس کے چچا بکر کو مل جائے گا۔

جہاں تک میں غور و فکر اور تحقیقات کی ہے پوتے کی محرومی غلط ہے قرآن کریم میں صاف لفظوں میں ارشاد ہے۔ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ ١١ سورة النساء

''اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو'' جس کے صاف معنی ہیں کہ زید کی جتنی بھی اولاد ہو لڑکے ہوں یا لڑکیاں سب کو زید کے ترکہ میں سے حصہ دیا جائے کوئی وجہ نہیں کہ ایک باپ کی اولاد میں سے ایک شاخ حصہ ملے اور دوسری کو نہ ملے۔ (پیغام صلح لاہور۔ 8اکتوبر41ء سـہ ص 4)

اہلحدیث

طریقہ تحقیق یہ ہے کہ اس مسئلہ پر بحث کرنے سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ قرآن مجید کے ارشاد یوصیکم اللہ فی اولادکم میں اولاد کا لفظ بیٹوں اور پوتوں کو یکساں شامل ہے یعنی کلی متواطی ہے یا حقیقت و مجاز کی قسم سے ہے ڈاکٹر صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیٹوں اور پوتوں دونوں کو اولاد کا حقیقی مصداق جانتے ہیں اسی بناء پر ان کا سارا مضمون مبنی ہے پس وہ ہمارا سوال حل کرنے کے لئے تیار ہوجائیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 578

محدث فتویٰ